بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقویۃ الایمان

تالیف

الشاہ اسماعیل الشہید الدہلوی

تصحیح و تقدیم

مختار احمد الندوی

ناشر

اسلامی اکادمی

اردو بازار، لاہور۔ پاکستان

تقویۃ الایمان : مصنفہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۱۰، ۲۸، ۳۸، ۳۹-۴۲

ص ۱ - "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔"

ص ۲۸ - "جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔"

" ۳۸ - "انبیاء، اولیاء، ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔"

" ۳۹ - "حضور علیہ السلام، گنوار کی بات سُن کر مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔"

" ۴۲ - "انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو، وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کی جائے۔"

" ۴۲ - "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس اندازِ بیان کو کیا کہا جائے گا؟ ہمارا اختلاف ہی اس بات پر ہے کہ یہ حضرات حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچنا تو بجائے خود الفاظ کے استعمال میں اتنی رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کے لیے برتتے ہیں۔ اگر یہ اندازِ بیان گستاخانہ نہیں ہے، تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔

ملاحظہ فرمایئے "تقویۃ الایمان" کی عبارات کا عکس:

تابش قصوری

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
فتوے دربارہ تقویۃ الایمان
تقویۃ الایمان
باہتمام سید عبد العلیم اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب
مالکان
مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ
لاہور طبع گردید
(آفتاب عالم پریس لاہور)
ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ:۔ مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ۔ پوسٹ بکس ۲۸۸ لاہور

اور ایک تقصیریں اس ڈھب کی ہیں کہ جن میں بغاوت نکلتی ہے جیسے کسی امیر یا وزیر یا چودھری قانون گو
کو یا چوہڑے چمار کو بادشاہ بنا دے یا اس کے واسطے تاج و تخت تیار کرے تا کہ اسکے تئیں ظل سبحانی بولے
یا اسکے تئیں بادشاہ کا مجرا کرے یا اسکے لئے ایک دن جشن کا ٹھہرا دے اور بادشاہ کی طرح نذر دیوے یہ تقصیریں
سب تقصیروں سے بڑی ہیں اسکی سزا مقرر اسکو پہونچتی ہے اور جو بادشاہ اس سے غفلت کرے اور ایسیوں کو سزا
نہ دیوے اسکی بادشاہت میں قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں سو اس مالک الملک
شاہنشاہ غیور سے ڈرنا چاہئے کہ پرلے سرے کا زور رکھتا ہے اور ویسی ہی غیرت سو وہ مشرکوں سے کیونکر غفلت
کریگا اور کسی طرح انکی سزا نہ دیگا اللہ سب مسلمانوں پر رحمت کرے اور انکو شرک کی آفت سے بچاوے۔ آمین قال
اللّٰہُ تَعَالٰے وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالی نے یعنی سورۂ لقمان میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اس
کو کہ اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ تعالی
نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو انہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا
اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیا جیسے بادشاہ کا
تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق
بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع
کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسی ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شرک
سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے
بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسکی بے ادبی ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے وَمَا
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالی
نے یعنی سورۂ انبیاء میں اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے
کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری ف یعنی جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے
یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اسکے سوائے کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شرعوں
میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہیں غلط ہیں وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ
عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيْ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ ترجمہ مشکوۃ کے باب الریا میں لکھا ہے مسلم نے ذکر کیا
کہ نقل کیا ابوہریرہ نے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں بڑا بے پروا ہوں ساجھیوں میں
ساجھے سے کوئی کرے کچھ کام کہ ساجھی کرے اسمیں میرے ساتھ اور کسی کو سو میں چھوڑ دیتا ہوں اسکو اور اسکے ساجھے
کو اور میں اس سے بیزار ہوں ف یعنے جس طرح اور لوگ اپنی مشترک چیز آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں سو میں ایسا نہیں کرتا

حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہے یا یہ
بکرا شیخ سدو کا ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے پھر کوئی جانور مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی کا یا نبی کا باپ
کا یا دادے کا بھوت کا یا پری کا سب حرام ہے اور نا پاک کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا
أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا
تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی
سورۂ یوسف میں کہ حضرت یوسفؑ نے قید خانہ میں اور قیدیوں سے کہا اے رفیقوں قید خانے کے کیا کئی مالک
جدے جدے بہتر ہیں یا اللہ ایک زبردست نہیں مانتے ہو تم ورے اسکے مگر کئی ناموں کو کہ ٹھہرا لئے ہیں تم
نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اتاری اللہ نے انکی کچھ سند نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اس نے
تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اسکے سوا مت مانو یہی ہے دین مضبوط مگر اکثر لوگ نہیں جانتے **ف** یعنے اول
تو غلام کے حق میں کئی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہئے کہ سب مراد اسکی پوری
کرے اور سب کاروبار اس کے بنا دے اور دوسرے یہ کہ ان مالکوں کی کچھ حقیقت بھی نہیں وہ کچھ چیز اصل
میں نہیں ہیں بلکہ آپ ہی لوگ خیال باندھ لیتے ہیں کہ مینہ برسانا کسی اور کے اختیار میں ہے اور دانہ اگانا کسی
اور کے اور اولاد کوئی اور دیتا ہے اور تندرستی کوئی اور پھر آپ ہی ان کے نام ٹھہرا لیتے ہیں فلانے کام کے
مختار کا نام یہ اور فلانے کا یہ پھر آپ ہی ان کو مانتے ہیں اور ان کاموں کیوقت پکارتے ہیں پھر اسی طرح ایک مدت میں
یہ رسم جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات ہیں کچھ انکی حقیقت نہیں وہاں خدا اللہ کے سوا
کوئی اور نہ کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہے تو اسکو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں سو سب خیال ہی خیال ہوا اس نام
کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جسکا نام محمد
یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سو ایسا شخص کہ اسکا نام محمد یا علی ہو اور اسکے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں
ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا
اور کسی کا حکم اسکے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اس
کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہوئے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلئے اور کسی کا حکم اسکے مقابل میں
ہرگز نہ مانئے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت
سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص
اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اسپر بھی شرک ثابت ہوتا ہے
تو اللہ کے پہونچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کے یا مجتہد کے یا غوث و قطب کے یا مولوی
و مشائخ کے یا باپ دادوں کے یا کسی بادشاہ و وزیر کے یا پادری و پنڈت کی بات کو اور ان کی راہ و رسم کو

اپنا خیال اور وہم بھی نہ دوڑا سکے پھر کسی کام میں دخل کرنے کی اور اسکی سلطنت میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت ہے وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن میں کروڑوں کام کر ڈالتا ہے وہ کسی کے روبرو سفارش کرے اور کس کا منہ کہ اس کے سامنے کسی کام کا مختار بن کے بیٹھے

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے

منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بیحواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے پھر کیا کہئے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب کو ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے دو برس بڑا ہوں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اس کو نہ دیکھوں۔ اور کسی نے یہ بیت کہی ہے **بیت** دل از مہر محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدائے خویش دارم۔ اور کسی نے یوں کہا **ع** با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار اور کوئی حقیقت محمدی کو حقیقت الوہیت سے افضل بتاتا ہے، اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے کیا اچھی بیت کہی ہے کسی شاعر نے **بیت** از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم گشت از فضل رب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے کہ اس میں یوں پڑھتے ہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر دو تم اللہ کے واسطے یہ لفظ نہ کہا چاہئے ہاں اگر یوں کہے یا اللہ مجھ دے شیخ عبد القادر کے واسطے تو بجا ہے غرض کہ ایسا لفظ منہ سے نہ بولے کہ جس سے کچھ بو شرک کی یا بے ادبی کی آوے کہ اسکی بہت بڑی شان ہے اور بڑا بے پروا بادشاہ ہے ایک نکتہ میں پکڑ لینا اور ایک نکتہ میں نواز دینا اسی کا کام ہے اور یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لے کہ معما اور پہیلی بولنے کی اور بہت جگہ ہیں کچھ اللہ کی جناب میں ضرور نہیں کوئی شخص اپنے بادشاہ سے یا اپنے باپ سے ٹھٹھا نہیں کرتا اور جگت نہیں بولتا اس کام کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور نہ بادشاہ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں اچھا نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہے **ف** یعنے عبد اللہ کے معنے بندہ اللہ کا اور عبد الرحمن کے معنے بندہ رحمن کا سو اسی میں داخل ہے عبد الخالق خدا بخش اللہ دیا اللہ داد غرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ کے ویسے نام کا ذکر ہو کہ اور کسی کو نہیں بولتے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ یَکْنُوْنَهٗ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ

ضرور چاہیئے کہ تم کو سجدہ کریں سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی ف
یعنے انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکے بڑے بھائی کی سی
تعظیم کیجیئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہیئے ۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء
امام و امام زادہ پیر و شہید یعنے جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز
اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم
اُنکے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگوں
کو بعضے درخت اور بعضے جانور مانتے ہیں چنانچہ بعضے درگاہوں پر شیر حاضر رہتے ہیں اور بعضے پر ہاتھی اور بعضے
پر بھیڑیئے مگر آدمی کو اسکی کچھ سند نہ پکڑنی چاہیئے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع میں
جائز ہو مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں نہیں بتایا سو ہرگز نہ بنے ۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن بیٹھا رہتا
ہو تو اس کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنی چاہیئے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ قَیْسِ ابْنِ سَعْدٍ
قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزَبَانٍ لَّھُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَ
اَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزَبَانٍ لَّھُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ
اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤدؒ
نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں
کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجیئے
اُن کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں
کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو ہم بہت لائق ہیں کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال
تو کر جو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا کہ مت کرو ف
یعنے میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدے کے لائق ہوں سجدہ تو اسی
پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیئے نہ
کسی مُردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیئے نہ کسی تھان کو کیونکر جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو
کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر خدا نہیں بن گیا ہے بندہ ہی بندہ ہے اَخْرَجَ
مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ
عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَآئِکُمْ اِمَآءُ اللّٰہِ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ
مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی